منشی سید ظفریاب علی جوہر پرنٹر پبلشر

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا

سات برس سختی کے آئینگے جن میں سوائے اُس تھوڑے سے کے جو تم بیج وغیرہ کیلئے رکھتے ہو

قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ

اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا جائینگے پھر اسکے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ سیر و سیراب

فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ

ع ١٦

ہو جائینگے اور جس میں وہ نچوڑینگے بادشاہ نے (جب یہ تعبیر سنی) حکم دیا کہ

ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد حضرت یوسف کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اپنے آقا

فَسْــَٔـلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ

کے پاس پلٹ کر جا اور اُس سے یہ کہدے کہ اوّل اُن عورتوں کے بارے میں تحقیق کرے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے

رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ

میرا پروردگار تو انکے حیلوں سے خوب واقف ہے بادشاہ نے (اُن عورتوں کو بلا کر) دریافت کیا کہ تمنے جب یوسف کو پھسلایا

يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ

تو تمہاری کیا کیفیت تھی انہوں نے یہ کہا کہ حاشا اللہ ہمنے اُس میں کوئی بدی نہیں

مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْــٰٔنَ حَصْحَصَ

پائی عزیز مصر کی بیگم نے اظہار دیا کہ اب تو حق کھل ہی گیا

الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

میں نے اُسکو پھسلانا چاہا تھا اور وہ اپنے بیان میں بالکل

الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ

سچا ہے (میں نے صاف اظہار دیدیا) اسلئے کہ (یوسف) جان لے کہ میں نے پس پشت

بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝

اُسکے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنیوالوں کی چال نہیں چلنے دیتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

رحمٰن (و) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ

تم کہدو کہ میں آدمیوں کے پروردگار کی آدمیوں کے بادشاہ کی آدمیوں کی

النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ

معبود کی اُس شیطان کی وسوسوں کی شر سے بچنے کے لیے پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے (ان میں سے ایک جنوں میں سے ہے اور ایک آدمیوں میں سے ہے)

ع ۶ ۲۹

اتمام بہ ساعت مبارک بالخیر ۱۳۳۱ ھ

قطعۂ تاریخ ختم ترجمۂ قرآن مجید المشتہر بہ مقبول ترجمہ ریختۂ کلک گہر سلک عالیجناب مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی المتخلص بہ محشر و المخاطب بہ مداح آلِ محمدؐ زید توفیقاتہ

اے فاضلِ اکمل تری کوشش کے تصدّق
وہ کام کیا کہیے جسے نقشِ یگانہ

کس حُسن سے تحریر کیے معنیٔ قرآن
اُردو کو عطا کر دیا ملبوسِ شہانہ

ہر جُملہ کی تاثیر بیان کہہ نہیں سکتا
ہر سطر کا گویا دلِ بسمل ہے نشانہ

خوبیٔ فصاحت کو مخالف بھی جو دیکھے
دل سے ہو مسلماں نہ کرے کوئی بہانہ

لازم ہے نظارے کے لیے دیدۂ باطن
قرآن کے معنی ہیں نہیں ہے یہ فسانہ

اِس باغِ حقیقت میں سُنے جسکو ہو سُننا
دل کھینچتا ہے بلبلِ سدرہ کا ترانہ

محشر نے کہا جوش میں یوں مصرعِ تاریخ
یہ ترجمہ قرآں کا ہے مقبولِ زمانہ

۱۳۳۱ ہجری

ع ۵ مادۂ تاریخ اختتام ترجمہ از بحر عالم علوم قرآنی و کاشف رموز فرقانی عالیجناب حافظ سید عبد الجلیل صاحب رئیس مارہرہ ضلع ایٹہ